

حافظ محمد عارف اور سعید

امام احمد رضا بریلوی
رحمۃ اللہ علیہ

عظیم المذہب عالم جلیل القدر شاعر



رضا اکیڈمی
لاہور

کتاب امام احمد رضا حکیم المرتبت عالم

تالیف مولانا محمد عرفان رائق نقوی

تقدیم مولانا محمد صدیق بزاروی

کتابت محمد عاشق حسین داسنی چنیرٹ

صفحات ۲۸

اشاعت ۱۴۰۸

مطبوعہ رصف انجیری

..... احمد آباد آرٹ پریس پرنٹنگ

..... دہلی

..... عظیمیہ

..... رصف ایکڈمی اکاؤنٹ نمبر ۹۲۸/۲، حبیب بنک

..... دہلی

..... بزرگ طلب کرنے والے حضرات پانچ روپے کے نوٹ

..... نمٹ رسال کریں

مطبوعہ

رضا ایکڈمی رجسٹرڈ مسجد رصف

..... ۲۵-۲۴-۲۰۲۰

تقدیم

کسی شخصیت کے علمی و روحانی کارناموں اور دینی و فنی خدمات کو اجاگر کیے بغیر اس سے عقیدت و محبت کا وہ سہرا اس پر نہیں چڑھتا جس کی شہرہ و صداقت کے مترادف ہیں۔ عالم اسلام کی مقبری شخصیت امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ کے ساتھ مجھ کی کچھ سراسر حقیقت مند دل سے اُن کی لغتِ شاعری سے لپٹے خطبات کو مزین کیا اور درج ذیل فقرات کے ذریعہ امام و دین کی قراصل کی۔

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ نے ہر عقیدہ گوئی کے خلاف جو جہاد کیا اسے اس جہاد کے طریقے سے پیش کیا گیا کہ

○ وہ فقیرِ اعظم جس سے فتنی لینے والے خود الہام تھے۔

○ وہ منسوس و مترجم قرآن کرم جس کے ایک ایک لفظ اور جملے سے تقدس میں خداوندی حکمتِ مطلقہ، صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور موصاحفِ اعلیٰ فائز کا سند و مرجع نظر آتا ہے۔

○ وہ صاحبِ اہلئے سیاست دان، جس نے ہندو کی خاطر اوجھال کا قہر مٹایا۔

○ وہ صاحبِ علوم کا وہ عظیم سالار جس کے علمی شانکار آج دنیا سے علم و دانش سے خراب تر نہیں پایا۔

○ وہ جس نے ریاضی کے بہت چرسے استفادہ کیا۔

○ وہ صاحبِ زندگی میں انقلاب برپا کر دیا، منظرِ عام پر آسکا۔

○ وہ عالمِ اہل مرتبت شخصیت کو ایک مکلف، شدت پسند اور فتنہ پرداز مشہور کر دیا گیا۔

جس کے نتیجے میں امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ و صرف یہ کہ علمی معلقوں میں معروف ہو سکے، یہ ضمیمہ کے مسلمانوں میں انتشار و تفریق کا باعث بھی انہی کو گردانگیا اور اصل مجرم بھی پردہ چلے گئے۔

پندرہ سال پہلے اہل سنت و جماعت کے ارباب بدیہت تحقیق و تجزیہ کے بعد اس نتیجہ پر پہنچے کہ امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ کے وہ علمی کارنامے جن میں عرب و عجم کے علماء اسلام نے انہیں خراج تحسین پیش کیا، منظر عام پر لاتے جا سکیں اور ارباب علم و دانش کو بتایا جائے کہ دین و ملت کے لیے احمد رضا اسلام کے کس قدر گرانمایہ خدمات انجام دی ہیں۔

احمد رضا امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ کے ان حقیقی مقدمات مندوں کی کوشش بار آور ہوئی۔ فاضل بریلوی کے نام سے مختلف مجالس قائم ہو گئیں۔ آپ کی علمی خدمات پر لکھنے پر جیسے لکھا۔ سہ ہزاروں کے ذریعے ملک و بیرون ملک کے عظیم سکالرز آپ کے شہری کارناموں کا تذکرہ کرتے گئے۔ اخبارات خصوصی اور پیش شائع کرتے گئے آپ کی تصانیف جدید انداز سے منظر عام پر آئے لکھیں اور سکولوں، کالجوں اور دینی مدارس کے طلباء کے درمیان بین المللی مذاکرات اور تحریکات تقریری مقابلوں کے ذریعے امام احمد رضا بریلوی کی عظیم شخصیت سے قوم کو روشناس کرایا گیا۔ زیر نظر کتاب بھی دراصل ان دو مقالات پر مشتمل ہے جو عربی و فارسی عمر فاروق سعیدی نے اپنے طالب علمی کے دور میں اس طرح کے انسانی مقالوں کے لیے لکھے اور مجدد تعالیٰ و دونوں مرتبہ اول پوزیشن حاصل کی۔

پیش منغری ۱۹۸۴ء میں ہجرت سعیدہ مدرسہ عربیہ اہلدار العلوم ملتان کے تحت اعلیٰ حضرت اور علوم و دینیہ کے عنوان سے منعقد ہونے والے تقریری مقابلہ میں پیش کیا اور دوسرا مصنف اعلیٰ حضرت کی نعتیہ شاعری کے عنوان سے

امام رضا لام کے زیر اہتمام انعامی مقابلہ کے لیے منتخبہ و میں لکھا۔

فاضل عمر فاروق سعیدی کے ان دونوں مضامین میں امام احمد رضا بریلوی کے وہ علوم و دینیہ سے وابستگی، مہارت اور خدمات، نیز فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کی نعتیہ شاعری کا ایک اجمالی خاکہ پیش کیا گیا ہے۔

مصنفوں نے رے میں محنت اور عرق و پری سے کتب حوالہ دہات کی چھان بین بعد تحقیقی مضامین قلمبند کیے ہیں۔ ان سے آغاز ہوتا ہے کہ مصروف کائنات پریم نے نہ پناہ تحقیقی مسامحتوں سے بھر دیا کیا ہے اور مزید رست سے وہ مستحق قریب میں اہل سنت و جماعت کے قابل فخر قلم کاروں میں شامل ہو سکتے ہیں۔

ان مضامین کو پڑھتے ہوئے یہ بات پیش نظر رکھنا ضروری ہے کہ یہ ایک عام علم کے علمی شاہکار ہیں اور یقیناً یہ ابتدائی کوشش ہے۔ جب ابتدا کا یہ عالم ہے تو انتخاب کس درجہ عمدہ ہو گا؟ اہل سنت و جماعت کے لیے یہ بات ضابطیت ہی تو صلا افزا ہے کہ عمار میں اہل سنت کے طلباء نے پناہ مسامحتوں کے مالک ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ان کی تو صلا افزائی کی جائے اور ان کی تربیت کی لاف اندوسی توجہ سے کرتدریس و تقریر کے علاوہ ان کی تقریر میں بھی ان کی صلاحیتوں میں حصار پیدا کیا جائے۔

اللہ تعالیٰ عزیزی و مہذب عمر فاروق سعیدی اور دیگر نوجوان علماء اور طلباء اہل سنت و دین سے ان کی تبلیغ و اشاعت کے سلسلے میں آگے بڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

رضا اکبر آبادی لاہور جس انعام میں اسلام کی بے بصر شخصیت امام احمد رضا بریلوی کی تعریف پیش کر رہی ہے وہ تمام اہل سنت کے لیے قابل رشک اور باطل و فتنہ رستا عتاب کا نشانہ تعالیٰ اس اور اس کے دونوں رات کی نئی ترقی و مغافرانے آمین

محمد صہبائی بڑاوری
مدرسہ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور۔

انتساب

اپنے مرکز تعلیم و تربیت، پاسبانِ مسکبِ ضرورت

جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

کے نام

اور

اپنے جید امجد استاد العلماء حضرت مولانا

محمد عبد اللہ

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

کی ان مبارک دعاؤں اور تمنائوں کے نام؛

جن کے طفیل میں اس قابل ہوا؛

خدا کی قسم محبت نہیں عقیدت ہے

دیباہِ دل میں بڑا احترام ہے تیرا

خادمِ الطلیعہ حافظ عمر فاروق سعیدی

والاعلیٰ اسلام پیٹرنیہ، عثمان آباد وچ پڑھ رہا ہوں

سوانح حیات

مولانا شاہ احمد رضا خان بریلوی ۱۰ شوال ۱۲۸۳ھ بمطابق
۱۸۶۶ء میں شہزادہ کوہسار کے مشہور شہر بریلی میں پیدا ہوئے اور مدنی
تاریخ سے میں مولانا مفتی علی خان بن مولانا رضا علی خان کے پانچویں پیدا ہوئے۔

آپ نسباً پسرطان، مسئلہ کا حنفی اور مشائخاً قادری تھے۔ آپ اپنے والد ماجد
ملاوہ اپنے وقت کے عظیم القدر ائمہ سے انتساب فیض کیا اور سب گرفت
ماسئل کی۔

اصل حضرت فخر اکبر مولانا شاہ احمد رضا خان بریلوی قدس سرہ طعنہ کو
۱۰ سالہ علوم و فنون پر دسترس حاصل تھی، ان میں علم قرآن، علم حدیث، اصول
دین، فقہ حنفی، کتب فقہ و دیگر مذاہب، اصول فقہ، علم تفسیر، علم الفرائض و کلام
علاوہ علم لغت، معانی، علم بیان، علم تاریخ و علم منطق، علم سائنات و
علم فلسفہ، علم تعمیر، علم طب، علم حساب، علم ہندسہ، قرات و تفسیر و اسیت
۱۰ سالہ احوال، کلام، لغت، ادب و حیرت و شمل ہیں، ان کی تفصیل اس سند میں
مرد ہے، جو آپ نے شیخ اسماعیل علی کو حیات فرمائی تھی۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو کمال و سب کا حافظہ عطا فرمایا تھا۔ آپ قرآن پاک کا
۱۰۰ روزانہ حلقہ کرتے اور رات کو تراویح میں مشغول رہتے۔ اس طرح آپ کا
مکمل حافظہ قرآن ہو گئے۔

قدس میں تو آپ مرجع تقلید تھے، آپ کے دارالافتاء میں ہندوستان پاکستان
۱۰۰ لاکھ ۱۰ لاکھ افغانستان، افغانستان، تاجیکستان، اور دیگر اسلامی ممالک سے

بحریت سلالات نے، جن کی تعداد ایک وقت میں کبھی چار سو کبھی پانچ سو تک
ہوتی تھی۔ ان کے جراثیم ہر تفریق کے ساتھ بغیر کوئی مساویہ لیے محض رہنا تھے
ابن اور غزنوی کی سبب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے گئے۔

والعطا بالنبیہ فی الفناوی الزمریہ ص ۱۵
آپ کا فتاویٰ دینی آپ کے کلمات طبعیہ کا مینا جانگ تھوڑی ثروت ہے۔
ندوة العلمیہ کے پیاس سالہ عشری تعلیم کی فاش میں شیخ عبدالقادر ابو قدہ
پر فیہ سر کتبہ الشریعہ محمد بن محمد بن یوسفی، باطن کی نظر میں آپ کی تصانیف
پر پڑی تو انہوں نے فرمایا، مولانا احمد رضا خان بریلوی کا مجموعہ فتاویٰ کہاں ہے
جواس وقت وہاں موجود نہیں تھا مولانا شمس المظاہر مسماہی نے پر فیہ یہ صوف سے
فتاویٰ ضرور سے متعارف ہوئے کہ بابت پر چھ فتوا انہوں نے جہانگاہ میرے ایک
دوست کہیں سفر پر جا رہے تھے۔ ان کے پاس فتاویٰ رضویہ کی ایک جلد موجود تھی۔
میں نے جلدی میں ایک سری فتویٰ کا مطالعہ کیا۔ جس کی روانی اور کتبہ صفت و
اقوال صفت سے دلائل کا انبار دیکھ کر میں حیران و ششدر رہ گیا اور اس ایک ہی
فتوے کے مطالعہ کے بعد میں نے یہ لکھ کر کر کے پیش کر کے بڑا عالم اپنے
وقت کا بڑا فقیہ ہے۔ (امام احمد رضا) ارباب علم و دانش کی نظر میں مثلاً
اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کو عربیہ
کہا کرتے تھے۔ چنانچہ حافظ کتبہ الحرمین سید اسماعیل نقیل لکھتے ہیں،

”اگر ان کے بارے میں کہا جائے کہ وہ اس صدی کے مجدد ہیں تو
بے بات کہی اور صحیح ہوگی۔“ (مسامح الحرمین ص ۵۱)

امام ابن سنت اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے میاست کے میدان میں بھی
جراہ کر مبادا کیا ہے۔ آپ کے سیاسی نظریات کو سمجھنے کے لیے آپ کی تصانیف

۱۱۱۱ اعلام ہانی مجدد عثمان دارالسلام

احمد المزمذہ دین کا مطالعہ کرنا ضروری ہے۔

۱۲۔ بریلوی نے شرواد میں بھی کئی عطا فرمایا تھا۔ شیخ احمد ابوالخیر

لکھتے ہیں،

۱۳۔ مولانا احمد رضا بریلوی جیسے شیخ کے وجود پر نہیں خدا کا شکر ادا کرنا چاہیے
یہ شک میں نے علم و فصاحت میں ان جیسا نہیں دیکھا۔

اعلیٰ حضرت قدس سرہ قد فرماتے ہیں۔

یہی کہتے ہیں، کبیل باغبانوں کے حقا کی طرح کوئی عربیہاں
نہیں بندیں، عاصیہ شاہ پڑی کچھ شکی طرح تھا کہ قسم

حضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی قدس سرہ علوم و دینیہ عقاید و فتاویہ
شاعری اور ادب میں بے گولہ لکھتے تھے۔ بہت شمار سے جدید و قدیم علوم میں ان کو
کمال حاصل تھا اور آپ چند صدیوں صدی کے ممتاز علماء میں تھے۔

آپ کے دلائل ماہر نے آپ کو روحانی منازل طے کرنے کے لیے حضرت مشاہ
آل رسول مابہوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پیش کیا تو انہوں نے فرمایا، میں فرماتا تھا
کہ قیامت کے دن اگر کوئی کوئی جواب دوں گا۔ جب بعد سے پوچھا جائے گا کہ توبہ کے لیے
کیا لایا ہے تو کہانی میں اس فرشتہ آزاد ہو گیا۔ میں نے شکر دیا کہ احمد رضا خان
۲۵ صفحہ ۱۲۲ پر اس فرشتہ کو جہنم الہامک کے دن زندگی کی ۶۵

بہا میں گرا کر علم و دانش اور شرواد کے گلاب مابہوی علیہ السلام کو آپ نے
نصف صدی سے زیادہ اسلام اور وقت اسلام کی خدمت کی اور ایک ارستہ
زیادہ بیوی بڑی تصانیف یادہ چھڑی میں، جہاں آپ کی مجدد و صلاحیت متاوا
بصیرت کا مژدہ ثروت ہیں۔

اعلیٰ حضرت اور علوم دینیہ

ریاضی، سنی میں جہاں سے رنگا رنگ کھیلے اور اپنی غنیمتوں سے کائنات عالم کو معجز کرتے رہے اور علم و فضل کے میدان میں ایسے ایسے چراغ ہمارے بھجیے کہ ہمیشہ ہمیشہ علمی دنیا میں ان کی چمک دمک باقی رہے گی اور لوگ اپنے عقوب و اذیان کو ان سے متاثر کرتے رہیں گے۔

علوم دینیہ پر پہلے اشارہ فرما دیتے ہیں کہ کام کیا، مگر اکثر گوشہ گنہی میں رہے اور کچھ اور بزرگان دین کا مقصد اپنی شہرت میں تھی، بلکہ صرف اور صرف رضائے الٰہی اور اطاعتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہی پر نظر فرماتے، کچھ تو ان بزرگان دین کے معتقدین و تلامذہ کی عدم توجہ کے سبب ان کو گھبراتے یا بے کوتاہی سے سختی نے جگہ نہیں دی اور آنے والی نسلیں ان کے کارناموں سے متعارف نہ ہو سکیں اور تاہل الادب کو تاہل الشیخ کے صفحات کی زینت بننے کا موقع ہی آسانی سے مل گیا ان اکابرین کو ان کے عقائد، تہذیب و تمدن نے بہت ہی مختصر، مختصر، علم و حکیم

عظیم المرتبت اصول و ادب، پہلے مثال اور اعلیٰ درجے کے علمی کیفیت سے پیش کرنے کی بجائے صرف میل و خراہی کا ٹیٹھن دیا اور اس چیز کو عام کے سلیف پیش کرنے میں غور محسوس کرتے رہے، حالانکہ یہ لوگ آسانی علم و فضل کے نقاب تھے۔ اگر ان کی علمی عنایت پر شیعوں کو لوگوں تک پہنچانے کے لیے ان کے علمی کاموں پر توجہ کی جاتی۔ ان کی کوکب قلم سے نکلنے والی حقیت و حقائق کا تعقل کیا جاتا۔ ان کی زندگی کے اُن گوشوں کو ہمارے علمی ذخیرہ و منبع کرنے میں صرف کچھ قدر کی تلافی نہ دیکھا جاتا اور انہیں سمجھا جاتا تو آج حالات نہ بگڑ گرتے اور یہ عقیدہ بھی اچھے عروٹ پر تعلق نہ آتی۔ کاش کہ ان امور پر ہم نے کسی توجہ تو دی ہوتی۔ ان کی اعلیٰ مثال

عظیم و اعلیٰ ... کہ ... تعلیم و فضاہت

... علم و معنی ...

... نام ...

... میں ...

... اور ...

... اور ...

... اور ...

... اور ...

... اور ...

... اور ...

... اور ...

... اور ...

... اور ...

... اور ...

... اور ...

... اور ...

... اور ...

... اور ...

... اور ...

... اور ...

... اور ...

... اور ...

ترجمہ القرآن اعلیٰ حضرت کے قلم سے

قرآن مجید ایک ایسا آسمانی کتاب ہے جس میں زندگی کے ہر شعبہ کے لیے ہرگز
موجود وہ اہتمام عقائد و اعمال کا منبع و سرچشمہ کلام ربانی ہے۔

ارشاد خداوندی کے مطابق یہ کتاب نازل ہوئی تھی طہیت اس محفوظ ہے
کیونکہ فرمایا: **إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَنَاصِتُونَ**

یہ کتاب ہم نے جو حکیم پیغمبر پر نازل فرمائی، ان کی ہر بات پر جو حکم دے دے اور
مکان کی قدرت سے مستند ہیں، بلکہ تمام عالموں کے لیے آپ کی ہر بات ہے، لہذا ہر کتاب
آپ کی طرف آئی، وہ بھی انسانیت کے تمام ادلوک کے لیے نازل کیا ہے اور ہر شخص کو
اس سے رہنمائی حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔

قرآن پاک کی نیایں نبی خداوندی لوگ عربی سے واقع ہیں، اس لیے مختلف
زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم کیے گئے تاکہ سب زبان کے لوگ اس پر شرف فیض سے
مستفیعین ہو سکیں۔ چنانچہ مہر دستاں میں سب سے پہلے حضرت شاہ ولی اللہ محدث
دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے فارسی میں ترجمہ کیا۔ پھر مختلف لوگوں نے مشکل شاہ رفیع الدین
شاہ عبدالغفار راوندی علیٰ غریبا جسدہ نے اردو میں تراجم کیے۔ یہ سب جہیں جہیں
قرآن مجید کی روش کو نویدش ذکر کیے۔ اپنے اپنے عقائد کے مطابق ترجمہ میں کثرت میں
کروڑا۔ اب کسی ایسے فرد کی ضرورت تھی جو غالب قرآن کریم اور سبب انداز میں
پیش کر سکے۔ حضرت صدق الشریعہ مولانا محمد قیصر علیہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس
ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے اس کو پیش کر کے کہ یہ جو حکیم شخصیت کو منتخب
فرمایا وہ آپ کی نفاذ انتحاب کا ہی کمال ہے۔ آپ نے اعلیٰ حضرت امام اہل سنت
امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں واپس کیا اور اس حکیم کام کا سبب آپ ہی کے سر
بند سما گیا۔

ترجمہ قرآن

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ نے اردو زبان میں ایسا لایا ہے کہ ہر
فرد کو ترجمہ فیض کے مسلمانوں پر غلبہ احسانی کیا، جس کو اہل علم قیامت تک شرفی عقیدت
پیش کرتے رہیں گے اور آپ کے لیے ابد الابد انکس یہ دُعا کرتے رہیں گے کہ
آسمان جبری رحمت پر فیض افاضی دے

بلکہ مثال اُن چند مقامات کا ذکر کیا جاتا ہے جن میں عاشقِ رسول قبول
حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے ترجمہ میں دوسرے تراجم سے امتیاز پایا جاتا
ہے اور پتہ چلتا ہے کہ اعلیٰ حضرت قدس سرہ کا ترجمہ مناسب حال ہے ملاحظہ فرما
وَمَا جَعَلْنَا الْقُرْآنَ الْعَرَبِيَّ لَعْنًا عَلَيْهِمُ الْاَلُ لِيَتَفَكَّرُوا
يَتَفَكَّرُوا اَلَمْ يَكُنْ لَكُمْ اَعْيُنٌ رَّا اَلَمْ يَكُنْ لَكُمْ اُذُنٌ سَمِعَتْ

کا ترجمہ کرتے ہوئے مزید ہمیں نے **لِيَتَفَكَّرُوا** کا لغوی معنی معلوم کر لیا ہے اور
ہم کو معلوم ہو جاتا ہے۔ اپنی نگاہ پر بات درست ہی کیوں جا سکتا ہے لغوی معنی
میں جیسا ہے، مگر اس سے چار تا چار سو مرتبہ کہ خود کو تو نہ عالم جو عالم اللہ جل جلالہ
ہے، کو معلوم نہ ہو اور پھر وہ اجماعاً نہ انکس کہ ذیل سے معلوم کر سکیں
اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ترجمہ
کر کے، ترجمہ کا حق ادا کر دیا اور بتا دیا کہ صرف لغوی ترجمہ ہی کافی نہیں بلکہ تمام
و تفسیر کا بھی لحاظ دینا ہے۔

ترجمہ اعلیٰ حضرت آپ پہلے جس قبلہ میں تھے، ہم نے وہ اسی لیے مقدمہ
ذیل انکس کر دیکھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر بات پر کیا ہے اور ان کے اُسٹے
پاؤں پہناتا ہے۔ دوسری جگہ **وَحَنُكُوا وَاسْتَكْبَرُوا** لکھا ہے، کہ ہمیں

اشعر و جمل کے لیے مترجمین نے مگر اردو اور بھیے الفاظ کا استعمال کیا۔
 رَفَعْنَا لَكَ ذِكْرًا إِنَّكَ عَلِيمٌ عَذِيمٌ

پھر وہ دیکھا عالم کے لیے ایسے نازیبا الفاظ کا استعمال انتہائی بے ادبی ہے۔
 اہل اعلیٰ حضرت قدس سرہ کو دیکھ کر آپ نے بارگاہِ ربانہ العزت کے ادب کو
 ملحوظ رکھ کر کہ سارے ترجمہ کیا۔

ترجمہ اعلیٰ حضرت آہ اور کافروں نے مکر کیا اور اللہ نے ان کے ہلک کی غیہ
 تدبیر کی اور اللہ سب سے اعلیٰ تدبیر کرنے والا ہے۔

وَقَدْ جَاءَكَ ذِكْرًا فَهَذَا رَأْيُ اللَّهِ لَا تَرْجُرْكَ بَرْتِمْ جِئَ بِكَ
 اُورپا یا ترجمہ کر بیٹھا "ہاں پھر آہ بھائی" اس ترجمہ کی روشنی میں تو یہ پتا ہے کہ جب
 رسول معظم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ہرے تھے، ہاں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 جہاں مستقیم کے رہنا ہیں۔ اب یہاں پر اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ
 کی نصیحت ہے کہ ہر کلام اور شانِ رسالت کے مطابق ترجمہ کر کے منہم کو مری حسین
 پر اسے میں بیان کیا، خدا اسے ہمیں دیجیے۔

ترجمہ اعلیٰ حضرت، آور تھے اپنی محبت میں خود رفتہ پایا تو اپنی طرف راہ دی؟
 ذَا لِكَ الْذِّكْرُ سَابَّ لَكَ نَبِيَّهِ وَالْاَمْرُ كَاتِبٌ كَرْتِمْ كَرْتِمْ سَبَّ نَبِيَّهِ
 اشرافِ مل تھا کہ ان نے لکھا ہے کہ یہ کتاب ویس ہے، میں میں کوئی سب سے نہیں۔
 حالانکہ بعض لوگوں نے شب کیا ہے۔

اس سوال کا جواب دینے کے لیے علامہ نقشبانی رحمۃ اللہ علیہ نے مختصر معانی
 اور طوالت میں طویل عبارتیں ذکر کی ہیں، لیکن امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ
 نے ترجمہ میں اس افتراء میں کیا ہے کہ اس کے چند الفاظ سے ہی اعتراض قیام برہماتا ہے۔
 ترجمہ اعلیٰ حضرت آہ ہند ترجمہ کتاب (قرآنی کیم) کوئی شک کی جگہ نہیں۔

سو مجمع فی تبیل آج کر کے ترجمہ میں دوسرے حضرات کی ترجمانی سے معلوم
 ہوتا ہے کہ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم ماضی میں بھی مکر کا کرتے تھے کہ متنبیل
 میں میں لکھا کر رہی گئے، مگر غرض یہ کہ جس کے صدقہ میں آگے اور کچھ بچے تمام نامہ معات
 رکھے اور اللہ بھی گناہ رسول معاف ہوئے رہی گئے لیکن ایک عاشقِ رسول امام
 اہل سنت و جماعت کا قلم جب اس آیت کریمہ کا ترجمہ کرنے کے لیے حرکت میں آیا
 تو شانِ رسالت کا پل اٹھایا، کلمہ شکر کرا سنے آجاتی ہے اور بلا اختیار گناہ پڑتا
 کہ فاضل بریلوی قدس سرہ کی زبان کو کون سی قسم سے اعلیٰ ہوئی ہے۔ آپ کا دل
 جوشی بول اٹھایا، کلمہ شکر سے صدمہ ہے۔ آپ کا ذہن ہر وقت دوبار رسالت کی طرف
 لگا ہوا ہے اس کا قلم مبارک جب بھی پلتا ہے تو ہر مریسہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کی پادشاهی کا حق ادا کرتا ہے۔ ترجمہ اعلیٰ حضرت ملاحظہ ہو۔

"بے شک ہم نے تمہارے لیے روشن فوج دی تاکہ اللہ تمہارے سبب
 سے گناہ بخشے تمہارے انگوٹوں کے اور تمہارے پچھلوں کے۔"

تفسیر قرآن پر اعلیٰ حضرت کا کام

قرآن پاک کی تفسیر کے سلسلہ میں اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے
 اگر کوئی مستقل تفسیر نہیں لکھی، مگر متعدد تفاسیر پر حواشی لکھے ہیں۔ اعلیٰ حضرت
 جب کسی آیت کریمہ کی تفسیر کرتے ہیں تو نویں معلوم ہوتا ہے جیسے اس سے پہلے صحیح انداز
 میں اس کا مفہوم کوئی سمجھ ہی نہ سکا۔ اس بیان میں امام حسین بن مسعود بغوی میل از سر
 جیسے تفسیر قرآن پر بھی جب امام اہل سنت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ گرفت کرتے ہیں
 تو یہ پتا ہے کہ کج بات اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے ذہن میں ہے، امام حسین بن مسعود
 بغوی اس کی تفسیر تک نہیں پہنچ سکے۔

اختصار کے حشر لفظ بہت چند آیات کریمہ کی تفسیر کا ذکر کیا جاتا ہے جن میں امام احمد رضا بریلوی نے امام حسین بن سید سلیمان کی تفسیر معالم التفسیر پر بحث کی ہے۔

فَأَنشَأَ الشَّيْطَانُ ذِكْرَ رَبِّهِ قِيلَ رَدَّالْاٰی: کی تفسیر میں امام بیہقی نے وہ قول نقل کئے ہیں، جس میں ایک قول کی نسبت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف کی گئی ہے، جس کا مفہوم یہ ہے کہ شیطان نے حضرت علیؓ سے اس کے ذکر کو بھلا دیا، چنانچہ کہ آپ اس کے غیرت غرض کے طالب ہوئے اور یہی اکثر کا قول ہے۔ امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ اس قول کو ارشاد فرمادہ ہے کہ اختصار قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ مصلحان کے ہاتھ میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد موجود ہے کہ لے کر شیطان امیر سے خاص ہندوں پر توسل نہیں ہو سکتا تو اگر انبیاء کرام علیہم السلام پر شیطان کا تسلط تسلیم کیا جائے کہ انہیں اُس نے اپنے مالک اور رب کے فکر سے غافل کر دیا، تو یہ غیر منجملہ کا کہیں زمرے میں جائیں گے اس تاویل کے مطابق اکثر اہل حق کا قول نقل کیا گیا ہے، کہ نزدیک حضرت یوسف علیہ السلام پر شیطان کا تسلط آسان ہوا۔ (رَحُولٌ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ)

وہی جگہ حاشیٰ اِذَا اسْتَشْفَسَ الْمُرْتَدُ وَطَلَعُوا اَعْقَبَهُمْ قَدْ كُذِّبُوا کی تفسیر کرتے ہوئے امام بیہقی نے چند اقوال ذکر کیے ہیں، ایک حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف منسوب ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ انبیاء کرام سے اللہ تعالیٰ نے جو وعدہ کیا تھا وہ ہم انہیں کہا گیا، اس لیے ان کے دل کو بردہ گئے اور وہ مانوس ہو گئے اور یہ تعارضات بشریت ہے۔

امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا، یہ روایت غلط ہے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما پر عبوث باندھا گیا ہے کیونکہ انبیاء کرام کی وعدہ خداوندی

مذکورہ ہی محال ہے اور ان سے ان کے رب نے جو وعدہ کیا وہ بچے سے لہذا یہ بات محال اور کھلی گمراہی ہے۔

حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے سنگے بھائی بنیامین کو اپنے پاس رکھنے کے لیے عبد کیا کہ غلام بننے والا یہاں کہ ان کے غلام بن کر دیا، پھر آمانوی، قاتل و الزام کا ہوا، اتم نے جو یہی کہ ہے۔ قرآن مجید اس کو اِنْ كُنْ كَسْبًا فَوْنُكَ سَبِيرٌ کہتا ہے۔ چنانچہ یہ قول سنگے نہیں تھا، کیونکہ انہوں نے چوری نہیں کی تھی۔ اب سوال یہ ہے کہ ان الفاظ کا قائل کون تھا؟

امام بیہقی فرماتے ہیں، بعض کے نزدیک یہ بات حضرت یوسف علیہ السلام کے کاندھوں نے آپ کے حکم کے بغیر کی اور بعض کا قول ہے کہ خود یوسف علیہ السلام نے حکم دیا اور یہ آپ کی لغزش تھی۔

امام احمد رضا قاضی بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، اس قول کا قائل حضرت یوسف علیہ السلام کے ہاتھوں میں حضرت سیدنا یوسف علیہ السلام کی طرف عبوث کی نسبت کی ہے پھر امام بیہقی کے بارے میں تعجب کا انہما کر کے ہوئے فرماتے ہیں کہ انہوں نے بلا تردد قبول نقل کیا۔ حالانکہ اس قسم کا قول من رو کے لیے نقل کرنا چاہیے۔ انبیاء کرام علیہم السلام پر ایسی حرمت کعبہ عزیز ہے۔

اعلیٰ حضرت قاضی بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر قرآن کے سلسلہ میں ہر کام ایسا کیا جس کی ایک جھلک ان چند مشغول کے ذریعے پیش کی گئی ہے، ورنہ تفسیر حراشی اور رسائل میں جو تفسیر قرآن کے سلسلہ میں اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے قلم سے نکلے ہوئے ہیں۔ کہہ کر تو زیر طباعت سے آراستہ ہو چکے ہیں اور کچھ مشکوک روایات ہیں۔ شکی

۱۔ الزلال الانفی من بحر سفسۃ الاتقی

- ۲۔ تامل الراج فی فرق المرح والرجح
- ۳۔ المدح والعتاب علی مشکک فی آئینہ علوم الامام
- ۴۔ النفع والفائدہ فی مشکک سورۃ الفائدہ
- ۵۔ حاشیہ تفسیر بیضاوی شریف
- ۶۔ حاشیہ عنایت العتائی
- ۷۔ حاشیہ معالم التنزیل
- ۸۔ حاشیہ الافغان فی علوم القرآن
- ۹۔ حاشیہ التدریس
- ۱۰۔ حاشیہ تفسیر خازن

فن حدیث اور اعلیٰ حضرت

علم حدیث میں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرید روزگار تھے۔ آپ امیر المومنین فی فن الحدیث کے مصداق ہیں۔ علم حدیث ایک ایسا فن ہے کہ کئی الہی کے بعد تجدید اس بات کی ہے کہ حدیث و تفسیر طریقیہ پر تمام و کمال عبور و اسی نہ در ہے۔ دورہ فاروقی مشنل و دکن اور ہونہا ہے۔ عاشق رسول و فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ ایک ایسے عالم دین ہیں جنہوں نے اپنے علم و عمل اور عشق و محبت اعلیٰ اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ اسلام کی وہ حد تک ہے جس کی مثال ماضی قریب میں دیکھنے سے کبھی ملے سنت و بدعت میں امتیاز کرنا سنت پر عمل پیرا نہ ہونا اور دوسروں کو عمل کی تلقین کرنا اور بدعت کا خاتمہ کرنا آپ ہی کا حصہ ہے۔

حضرت مولانا سراج الفقہار رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: احمدیہ کے ایک

بہادری اقامت الدین سے میری گفتگو ہوئی۔ یہ مولانا تقیہ علی اپنے ہم عصر سے ملنا دیکھنے اور کسی کو اپنا ہمسر تصور نہیں کرتے تھے۔ عقیدہ کے طور پر جلد تھے۔ فتاویٰ رشیدیہ کے اس فتویٰ پر گفتگو ہوئی کہ حدیث صحیح کے متقابل قول فقہار پر عمل نہ کرنا چاہیے۔

اعلیٰ حضرت بریلوی کے رسالہ الفضل الموہبی فی معنی اذائع الحدیث فہو مذہبی کے ابتدائی اوراق منازل حدیث کے انہیں سناتے، تو کہنے لگے کہ سب منازل فہم حدیث مولانا کو حاصل تھے، اسوس کہیں ان کے غمان میں نہ کر اُن سے بے خبر وہ بے فیض رہا۔

اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے کتب احادیث پر مستند حاشیہ لکھے ہیں، جن میں اکثریت غیر مطبوعات کی ہے۔ وہ حاشیہ درج ذیل ہیں۔ ان کی طویل فہرست خود بتاتی ہے کہ اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نے فی حدیث پر کتنا کام کیا ہے۔

- | | | | |
|-----------------------------|------|------------------------|------|
| حاشیہ صحیح بخاری شریف | عربی | حاشیہ صحیح مسلم شریف | عربی |
| حاشیہ صحیح ترمذی شریف | عربی | حاشیہ صحیح نسائی شریف | عربی |
| حاشیہ ابن ماجہ شریف | عربی | حاشیہ شند امام اعظم | عربی |
| حاشیہ تفسیر شان جامع سیف | عربی | حاشیہ تقریب | عربی |
| حاشیہ تقریب | عربی | حاشیہ کتاب الاثمار | عربی |
| حاشیہ شند امام احمد بن حنبل | عربی | حاشیہ شند دارقوتی شریف | عربی |
| حاشیہ خصائص کبریٰ | عربی | حاشیہ مستزاد اعمال | عربی |
| حاشیہ قریب و قریب | عربی | حاشیہ کتاب احوال | عربی |
| حاشیہ القول البدیع | عربی | حاشیہ نیل الاولی | عربی |

حاشیہ المواقف المحمدیہ
 حاشیہ موعظت کبیرہ
 حاشیہ تذکرۃ الفقہاء
 حاشیہ فتح السبائیہ
 حاشیہ نصب الراية
 حاشیہ اللآل المصنوعہ فی
 حاشیہ الامامیہ فی سیرۃ النبی
 حاشیہ عمدة الساری
 حاشیہ ارشاد الساری
 حاشیہ جمع الوسائل فی شرح الشفا علی
 ارشاد الساری پر اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے حاشیہ سے صرف یہی نظام ہند
 تشکیل پیش کیے جاتے ہیں، علامہ ہوں

۱۔ قال فی الکتابۃ قولہ

قد قامت الصلوۃ فیقول اقامہا اللہ واداسہا شامہ ہرگز
 نے یہ بات وحدیث شامہ کے معنی سے بحوالہ ذکر نہیں کی تھی۔
 امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا، یہ بات پر شامہ نے ذکر کیا
 اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا قامت الصلوۃ کے معنی پر اقامہ اللہ
 ادا کیا کرتا یا نہ۔ یہی سوال نہیں دیا، اس سے یہ بات یقین کے وجہ کو نہیں لکھتی
 میں کہتا ہوں داخل محبت، یہ حدیث ایمہ وادو شریفین میں بھی موجود ہے۔

اس سے اندازہ لگا یا جاسکتا ہے کہ صحاح پر آپ کو دسترس کس قدر حاصل ہے
 اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے صرف صحاح پر کتنا نہیں فرمایا، بلکہ سدا وروایت نیز
 اصری حدیث کو سامنے رکھتے ہوئے فرمایا، حدیث مرفوعہ سدا وروایت
 اسی طرح صحاح و ارشاد ساری نے فرمایا کہ جماعت کی فضیلت اعلیٰ ماری ہے
 مسہد جماعت کے ساتھ تعلق ہے، گما قال ان الفضل الامارہ
 احادیث الباب مقصود علی من جمع فی المسجد۔

یہی امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی ذکاوت اور حدیث مسابک میں

وہاں کہیں نہ اس حدیث مبارکہ کا عمل کیسے بیان فرماتے ہیں۔
 ان کے فرمایا، اقول فہ ان جماعۃ المسجد افضل
 ان کا تعلق ہے، وہ جماعت کے ساتھ تعلق ہے، چاہے گھر میں ہو یا
 میں، جماعت ان کا تعلق رسول کے کسی پہنے کی بات ہے۔
 ان کا تعلق حدیث جزیٰ اور ان سے تعلق رکھنے کے احادیث پر حدیث
 ہے۔ شارح نے فرمایا، ہذا الحدیث آخر جہ المساجد فی اللباس۔
 حدیث امام نسائی نے باب اللباس میں وارد کی ہے۔

اعلیٰ حضرت قدس سرہ کی قایت نظریہ کو ذرا ملاحظہ فرمائیں۔ دہاتے ہیں۔
 ان کی تحقیق درست نہیں۔ یہ روایت بالعموم ہے اور امام نسائی خاص حدیث کر
 :۔ میں ذکر کیا ہے، بلکہ مزید فرمایا، یہ حدیث میں بھی موجود ہے۔

انہی کیسے کہ اعلیٰ حضرت کا نقل بریلوی قدس سرہ کو حدیث پاک اور ضعیف
 صحت پر کس قدر مجبور مائل تھا۔ اسی طرح شیخ اکبر امامیہ پر کس کو سدا و
 قبول مائل تھا۔ اس مقالہ کو کولات سے بیان کے لیے اسی پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

اعلیٰ حضرت اور فقہ

اسلام تمام علوم کی بیابان گہرا ہے، لیکن جن علوم کا تعلق انسان کے اعمال
 سے ہے۔ ان کی ترقی میں اسلام ہمیشہ پیش رہا ہے۔ انسانی زندگی کے ہر شعبہ
 پر جس زندگی کے فریاد و مسائل، اسلامی زندگی کے لیے ماہرین کا تعلق و حق و تمام ممکن
 کا حل اسلامی علوم میں فقہ پیش کرتی ہے۔

فقہ میں قاضی، مفتی اور فقہ کا یہ مقام و درجہ ہے۔ بعینہ قی کے دور میں
 مجلس اور جماعت پیش کا ہوتا ہے۔ صرف الفاظ کا تفاوت ہے، دور و سخنوں میں

کوئی فرق نہیں، مگر شمس اور چاند شمس کا لفظ شمس ہی ہمارے دینوں میں ایک پر وقتاً قصور رکھتا ہے جو بعضی مفتی اور فقیہ کے افکار سے نہیں آتا۔ یہ اعرابوں کی کرم قوازی سے کہ انہوں نے ان ناموں کو کج اسلام سے میں دیتے تھے۔ ہمارے دین میں سے شرم کیا اور ان کی عظمت سے ہمیں ناواقف کرنے کی کوشش میں بھی وہ کامیاب ہو گئے۔

ایک فقیہ کے لیے مستند علوم پر مہارت کامل، وسامت ملے، فکر کی آزادگی وسیع المنظری، فکری کمرانی، اختصار، استدلال، جدید و قدیم مسائل کا لوگ اور بلند اخلاق پر مہارت نہایت ضروری ہے۔ ان تمام شرائط کی دستیابی جب ہو جائے عشق و محبت علی حدیث فاضل پر مبنی رہتا اور علیہ کو دیکھتے ہیں۔ تو وہ دینے بلند پایہ فقیہ اور مفتی نظر آتے ہیں، جن کو علوم و فنون کی کامل دہر کی مہارت و تفکر و تدبیر اصابت ملے اور بخندنی اخلاق ایسی صفات آپ میں ہو۔ ہی آپ کتاب سے جملہ رک رہی ہیں۔

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے فقیہی مقام کو اپنے تو اپنے افکار و تعلیم کے یہی اور ہر مسئلہ میں آپ کے آگے ہر مسئلہ پر فرماتے نظر آتے ہیں۔

وہ عظیم فقہار جنہوں نے فقہ پر کام کیا اور پوری دنیا سے ان کو بحیثیت مجدد مہمان اور نامہ امام اعظم ابوحنیفہ، امام ابوہریرہ، امام محمد، امام شافعی رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین، رحمۃ اللہ علیہ کی ذات میں ان کے پر تو کا عکس جمل نظر آتا ہے۔ اسی پر کہ وہ بزرگ و بزرگ تہذیب حضرت ڈاکٹر فقہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں کہا کہ مولانا احمد رضا خان کی طبیعت میں ذرا سختی نہ ہوئی، تو آپ اپنے وقت کے امام ابوحنیفہ ہوتے۔

فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے نہ لکھی کے ہر مسئلہ کامل اپنی فقہیاء، بیعت سے

پریش کیا مشعل سے مشکل مسائل کو اپنے آسمان شری اخلاقیوں واضح فرمایا۔

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے جن مہارت پر توفیق کفر کیا۔ غنی انیس نے بھی اسے تسلیم کیا کہ اگر بغیر توفیق دیتے۔ تو اگر ایسی مثال ہی مانی، جو سلف صالحین سے عراش خالق تھی۔ اعلیٰ حضرت کا بارہ مجددوں میں تیسری کا تہذیب کا نتیجہ ہے اور فقہ اسلامی پر آپ کا بہت بڑا کارنامہ ہے۔ ہر آپ کے جہیزان محال کا مستحق ثبوت ہے، جس کی ہر جلد ہزاروں صفحات پر پہیلی مونی ہے۔ آپ کی فقیہانہ بیعت کے پیش نظر آپ کے شاگردوں میں ایسے ایسے کامل درجہ پیدا ہوئے، جنہوں نے ہر اہل حقیت میں جس قدر شکایتیں لکھیں۔

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی فقیہی تحقیقات کی چند مثالیں ملاحظہ ہوں، جن سے رونق و روشن کی طرح واضح ہوتا ہے کہ آپ نے میدان حق میں اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوایا۔ ومنہ میں پانی خرین کرنے کے بارے میں فقہاء کرام کے درمیان اختلاف ہے، میں سسک میں پکارا، اے ایک قول امام محمد طحاوی کا ہے بلا سبب پانی خرین کرنے کو حرام قرار دیتے ہیں۔

دوسرا قول صاحب بحر الرائق کا ہے، وہ بلا سبب پانی صرف کرنے کو مکروہ قرار دیتے ہیں۔

تیسرا قول صاحب فتح القدیر لکھتے، وہ ملاحظہ آملی قرار دیتے ہیں۔ پھر کما قول محقق طحاوی کا ہے، انہوں نے اسے درمیان میں ملوہ تو می قرار دیا۔ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے تحقیق تحسین کے ابتدا کو پہنچ کر ان چاروں کے جدا جدا مصلحت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ دونوں میں مستحب سمجھ کر بلا ضرورت پانی استعمال کرنا حرام ہے، مستحب ۱۵ اعتقاد ہوا اور بلا ضرورت اس طحاوی کا کہ پانی منافع ہو تو نہ ضروری ہے، مستحب ۱۵ عقیدہ بھی ضروری

اور ضائع کرنے کا ارادہ بھی نہ ہو تو مکروہ منکر بھی ہے۔ نہ احتیاط و صحت پر نہ
انسانیت پر نہ بلا ضرورت خرچ کرنے کی عادت بلکہ نادار یا بلا ضرورت
پانی خرچ کرے، یہ غلابا اولیٰ ہے اس کے بعد مزید قیام اگر ان پانچ چیز
کے علاوہ کسی عرض صحیح سے دشمنیں تیس میں سے مزید ہے تو زیادہ پانی خرچ کیا
تو وہ بلا شبہ جائز اور صحیح ہے، اس کی چار صورتیں ہیں :

- ۱۔ بدن سے نکلنے کا انداز اور تھکافت کی خاطر تین مرتبہ سے زیادہ دھو لیا جائے۔
۲۔ شدت گرمی سے بچنے کے لیے ٹھنڈک حاصل کرنے کی غرض سے ٹھیکیت میں زیادتی کی جائے۔
۳۔ دودھ تین بار میں شکر پڑ جائے، تو آزادانہ شکر کی خاطر مقدار اقل کی بنا پر ایک بار دھو لے۔
۴۔ وضو فوراً علی الفور کے مقصد سے تین مرتبہ سے زیادہ دھو لے۔

(قضاوی رحمہ اللہ ص ۱۶۹ تا ۱۷۰)

ایک قصہ مولوی اشرف علی تھانوی سے کسی نے فتویٰ لیا تھا کہ اذان میں نام اقدس پر اٹھوٹے پوسنا جائز ہے، تو کیا ائمہ میں بھی نام اقدس پر اٹھوٹے چرنا جائز ہے یا نہیں؟ تو مولوی اشرف علی تھانوی نے کہا، اقامت تو یہاں خود اذان میں بھی اٹھوٹے پوسنا جائز نہیں۔

اصلی مصححیت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا شائبہ کیا اور اس کے جواب
کو جس سے زیادہ وجہ سے رد کیا۔ (فتاویٰ ضمیمہ جلد ۱ ص ۲۸۱)

تھا کہ حیدر قرائن کے موقع پر لگانے کی قربانی فساد کا سبب ہے اور اس میں غفلت واقع ہو رہی ہے۔ نام نہاد مفتیوں نے فتویٰ دیا کہ حکومت وقت کو اختیار ہے کہ ہر اس چیز کو

ختم کروئے جس سے فساد و برباد ہو۔ جب یہی فقرہ دو بارہ اُٹھا تو
اعلیٰ حضرت غافل پر پہنچا۔ اعلیٰ علیہ السلام نے "اعنک العنک فی قرآن البقرہ" کے
نام سے ایک سال تک قرآن شریف گرایا، جس سے غافلین کی کوئی گزیر نہ جھکا۔ پھر
آخر میں حضرت سراج الفقیہ مولانا سراج احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ کا ایک دفعہ
جو اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے قیصر علمی پر روشنی شام ہے، یہاں روچ کر کہ اس
بحث کو اعلیٰ تم پر بھی پڑھایا جائے۔

مولانا مفسر مانتے ہیں کہ زمانہ طالب علمی میں یہ بات سادہ و سہولت پر اجاڑ دی گئی تھی کہ مولوی احمد رضا خاں برہمچری کی کتاب میں پڑھنا یا جاننا نہیں اور ان کی تصنیفات کو تحقیق سے کوئی ملاحظہ نہیں۔ لوگوں سے ان کی تخریج عمل کی باتیں بھی کہتی تھیں، جن کو عام سطح پر میں شری و معتقدین کے غلو سے تعبیر کیا جاتا تھا۔ مشن افغانی سے رسالہ میراث کی کتابت کے وقت ایک نسخہ میں انھیں پیدایا ہوگئی۔ ملتان و دہلی۔ دیوبند اور سہارنپور کو لکھا، مگر شافعی جواب نہ ملا۔ مولانا مفسر مولوی احمد رضا خاں برہمچری کو کہیں لکھا۔ انھوں نے شاید اس اور شرح جواب عنایت فرمایا، جس سے پوری تعلق ہوگئی اور شکوک و شبہات رفع ہو گئے۔ اس جواب کو دیکھنے کے بعد مولانا شاہ احمد رضا خاں برہمچری قدس سرہ العالیہ کے متعلق میرا اندازہ بالکل یکسر بدل گیا اور ان کے متعلق وہی مانتے رہے جسے تمام متاثرہ پوچھ بچھ کر گئے۔ ان کے زمانہ اور دیگر تصنیفات منظر اکرام پر حاضر ہو تو مجھے پوری مسرت ہو کر میرے ذہن سے تمام غلط خیالات کے حمایت اٹھ گئے ہیں۔

امام احمد رضا کی شاعری

ملک سخن کی شاہی، تم کو رضا مسلم
جس سمت آگے ہو سیکھنا دیتے ہیں

حقیقی حیات میں بے شمار جذبات اظہار کیا ہیں لیکن اندازِ نثر کے حوالے سے
مطالعین مختلف ساچنوں میں ڈھلتے ہیں۔ غمگین شعر پینے کے بعد ان کے نفس
میں یہ اضافہ ہو جاتا ہے۔ شعر اپنے جذبات کو اپنے اپنے انداز میں شاعر
کے قالب میں اتارتے رہے۔ لیکن کچھ خوش بخت انسان ایسے بھی ہیں، جن کی
صلاحیتیں محدودانہ مجازی کی تعریف میں طلب اللہ نہ ہو کر صانعِ عظیم ہوتی ہیں،
بلکہ انہوں نے اپنے ذہن پر بیان اور اپنے علمی و ادبی کمالات کا مرکز و محور رہ کر بڑا
امامِ الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو بنایا۔ جب بھی ان کی زبان اور گوشتِ قلم سے ان کی
فکری کاوشوں کا اظہار ہوا، تو وہ ہمیشہ دولتِ ربانہ سے محبتِ ندامتِ ندامتِ
کی تہ سانی ٹوٹے دکھائی دیتے ہیں۔ اسی صفتِ شاعری کو آپ میں نعت کے لقب کا جانا پڑا۔

نعت کی تعریف

نعت نعت میں اعلیٰ تعریف کو کہتے ہیں اور اصطلاح میں سرورِ دیدہ و جانِ صلح نامہ
کے اصنافِ مہیہ اعلیٰ عشق اور عشقِ جمال کے بیان کو نعت کہا جاتا ہے۔
نعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ عز و جل نے خود بیان فرمایا، قرآن مجید کل
نعت نعت سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ بطورِ تشبیل قرآن مجید کی ایک آیت کریمہ
ملاحظہ فرما جس میں یہ کلمات نے اپنے حبیبِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی قدر پائاسات

نعتیں بیان فرمائی ہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: **اِنَّا اَرْسَلْنَاكَ شَهِيدًا
مِّنْكَ نَبِيًّا قَدْ كُنَّا هٰذَا اِلٰی اللّٰهِ يَارَبِّهِمْ وَسَيَرَّا جِبًّا غَبِيْرًا
اِسْمٰیٰتِہٖم مِّنْ رَّسُوْلِہٖ نَبِیْ شَہِیْدٌ مُّشْرِیْ نَذِیْرٌ**۔ واصل الی اللہ۔ ماذونِ باری اللہ
اور مراجعِ منیر۔ یہ سات نعتیں بیان کی گئی ہیں۔ یہ تو علمی و فنانہ کی ایک نعت ہیں
نعتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مثال۔ اب آپ نے فقیر کو اس حدیث کی طرف۔

امام ترمذی نے روایت بیان کی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا
اِنَّا اَللّٰہِیْ لَآ کَذِبٌ۔ اَنَا اَمِنْ عِنْدَ الْمُطَلِّبِ وَرِثَیْ قَدِیْش

شاعری میں صنفِ نعت کا آغاز

شاعری میں نعت کا آغاز آن سے چودہ سو سال قبل اُس وقت واجب
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں حضرت امیرِ اہلِ طلب نے اپنے حالِ مرتبتِ بختیجہ
و شایانِ اقدس میں محبت سے مرثیہ شریفیہ اشعار کہے۔ آپ کا ایک شعر یہ ہے
فَسْتَقِ لَہٗ مَعِیْ اِسْمَہٗ لَیَجِلَہٗ۔ فَعَدَّ الْعَرَبُ شَہِیْدًا وَہَیْطَہٗ
پھر حضرت عثمان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے واسطے محبت نے نعت کی پکڑیں
کو سمیٹا۔ آپ وہاں رسالت کے شاعرِ فرماں نطق۔ آپ تہِ حصولِ دعا کی سعادت
سبھی لذتِ حسان یعنی اللہ عز و جل کے نصیب میں آئی کہ اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ
رضی اللہ عنہا نے دعا پڑھتے ہوئے ارشاد فرمایا،

یٰ کَذِیْبُ رُوْعِ الْعَالَمِیْنَ اَنْ عَلِیْہِمْ سَعَتُ مَنَاسِیْنِ بَیْتِہٖ جَنِّ اللّٰہِ لَمْ یُکْرِہْہِمْ قَرِیْبَہٖ
پر بٹھائے اور حضور کی نعت بیان کرتے حضور عثمان رضی اللہ عنہ کے بچے عازفہ
آئے اللہ اُرُوْثِ الْقَدَسِ وَہِیْ اَمِلَ اَمِلَہٗنَّ کَہْ فَرِیْعَہٗسِ کِیْ حَقِیْقَہٗ اَشْرَافِ تَرْفَعِہٗ
ایک اور روایت میں ہے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی پادریا رکھ

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے لیے بھیجا ہے۔ حضرت عثمان بن ثابت رضی اللہ عنہ
 پر یہ شعریں و مجال کے کمال کو بڑی لطافت سے بیان فرماتے۔ ملاطمت
 وَأَحْسَنُ مِنْكَ لَمْ يَكُنْ لِي وَجْهِي وَأَجْمَلُ مِنْكَ لَمْ يَكُنْ لِي الشَّاءُ
 حُلَيْفَتُ مَعْرُوفٍ مَعِي عَيْبٌ كَأَنِّي قَدْ خَلَقْتُ كَمَا أَشَاءُ
 اسی سے ملتی ملتی نعت حضرت جبریل امین نے بارگاہ رسالت علیہ السلام
 میں کہی۔ جس کا کسی فارسی شاعر نے یوں ترجمہ کیا ہے۔

آفاق اگر وہ ہوا ام مہربان ورنہ ہوا ام
 پس یاد بخیران وہ ہوا ام لیکن تو چھینسہ دیکھی
 عربی زبان میں نعت کا ایک بیت بڑا خدا نما ہے۔ صواب کلام اور لہجہ
 میں صلاہ امت نے اپنی طاقت اور بساط کے مطابق بارگاہ رسالت علیہ السلام
 میں فرمادہ عقیدت پیش کیا۔

سکارہ رسالت بنا علیٰ اصل علیہ وسلم بھوت کر کے مدید منورہ کو قدم ہوی
 اور مسکن رسول ہونے کا اعزاز عطا فرماتے انشاء اللہ اسے تو انصاف کی بجائی نے
 آپ کے استقبال میں پوج و عرض اتنا کرے یہ اشعار پیش کیے۔
 طَلَعَ الشَّمْسُ عَلَيْنَا مِنْ تَكْنِيَتِ الْوَدَاعِ
 وَجَبَ الشُّكْرُ عَلَيْنَا مَا دَعَى إِلَهُكَ اِعْ
 حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت شریف بیان کرنے والے حضرات میں
 حضرت کعب بن عزیہ رضی اللہ عنہ کا نام بھی قابل ذکر ہے۔ آپ کا مشہور زمانہ قصیدہ
 اہانت معاد، قدر شہرت کا حامل ہے۔

فارسی میں نعت

دوبہ فاروقی میں حبیب ایران کے آتش کدے بجھ گئے اور علم اسلام سرزمین

ایران پر لگے لگاؤ تو فارسی زبان نے نعت میں اصل علیہ السلام سے حسرت و اذنا حاصل
 کیا۔ بجز گریوں کا جانے تو سب لہجہ سہکا کہ یہ زمین گلستانِ نعت ہی تھی۔ اس دہخیز
 خطے نے بڑے بڑے نعت گو شعراء کو جنم دیا، لیکن اس دور کا ایک بہت بڑی نعت
 یہ تھی کہ مصنف قصیدہ عام ہر مہر مہر تھی۔ سلاطین وقت کے سامنے شعراء مدحیہ
 قصائد پیش کر کے انعام و اکرام حاصل کیا کرتے تھے۔ اس زمانہ کے شعراء میں سے
 خال تہا ہی کوئی ایسا نظر آتا ہے جو اس مصیبت سے بچا ہو۔ لیکن یہ بد گمانی
 بھی ملتی ہیں جنہوں نے نعت کا داس نہیں چھوڑا۔

فارسی کے نعت گو شعراء میں حضرت خواجہ فرید الدین عطار حضرت مولانا
 جلال الدین رومی مولانا نظام گنجوی حضرت مولانا جامی اور حضرت سعدی شیرازی
 علیہم الرحمۃ والرضوان کے نام خصوصیت سے یاد ہیں۔
 حکیم نفاذی اس زمانے کے شعراء میں تھے وہ عظیم شخص ہیں جنہوں نے قصیدہ
 کو نعت کا رنگ شہ دیا۔

میدانِ نعت میں حضرت سعدی شیرازی عظیم الشان علی نے اپنا ہوا منزلِ اعزاز
 سعدی علیہ الرحمۃ نے بیششہ حبیبان کا تذکرہ بہت ہی عمدہ اور لطیف اسلوب
 و نگارش میں کیا۔ یہ شعر سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ کے ادبی کمال کا نمونہ
 ثبوت ہیں۔ فرماتے ہیں۔

بَلَّغَ الْعَالَمَ بِكَمَالِهِ كَشَفَ الدُّجَى بِجَمَالِهِ
 حَسَدَنَتُ جَمِيعَ خِصَالِهِ صَلَّوْا عَلَيْهِمْ وَآلِهِ

پاک ہند کی نعتیہ شاعری

اب آجے کہ زمین ہند کی نعتیہ شاعری کی طرف۔ وہاں ہندو میں شاعرانہ

ح. ان. فارسی۔ اُردو اور ہندی میں اللہ کے محبوب کا سراپا بیانی کیا ہے۔ ان پر اگر تفصیل سے گفتگو کی جائے تو بات لطافت کی شکل اختیار کر لے گی۔ ایمان و اعتقاد اور عبادت کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہم یہاں صرف ان معتزلاتہ شعرا کے نام ہی ذکر کرتے ہیں۔

حضرت خواجہ غریب نواز عینی الدین چشتی امیر سیاحی، حضرت امیر خسرو، حسن بصری، عیسیٰ کا کوردی، قرقی شیرازی، داغ بعلی، امیر غالب، حضرت مولانا اندریشاپوری، موسیٰ قاسمی، ستودا، شفیقہ، حضرت بیگم ولایتی، علامہ محمد اقبال، حضرت شاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی، حضرت شبیدی، اور حضرت مولانا حسن مسلمان بریلوی، جبرم المولیٰ قسائی کے اسماء گرامی اہل سنت پر درخشندہ ستاروں کی مانند چمکتے ہیں۔ ان میں کچھ نے جہادی طور پر اور کچھ نے مستقل طور پر نعت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم بیان کی ان میں بعض بزرگ ہستیوں ہیں جنہوں نے نعت فقط نعت کہی کسی کی سرور اور شہنشاہی کی جلالت اسی کے ایران شوق کو خوب ذکر کیا۔

کسی مجازی سین کے شمس میں بے تابی گیسو کی امیری، بھیکے صاحب، وصل کی لذتیں و وسایہ و عقاب، ان کے بحر شعر کی تلخ مزہ میوؤں کا رخ اپنی طبع متحرکہ و مکرر کے، بلکہ ان کا قبضہ خیال اور کن فکر عشقی رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی رہا۔ ان کے قصیر ادب کے خاک ہوس میں اسے اگر کہیں جیسے تو صرف اور صرف گنبد خضراء کی مشک بار رضاؤں کی طرف۔

محب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا قبلہ مانا اور مانا۔ اور شرف سے شکر کمانے والے ادنیٰ شاہد سے کہنے کے باوجود یہ تصور نہ کر سکتے کہ کہا ہے: یا نئے صلی اللہ علیہ وسلم سے کس کرے والی خاک کی غفلت و لغت کے بیان کی سادہ سبکی سے

کہیں بلند و بالا ہیں۔ غالب نے اپنے بے بسی کا اعتراف کرتے ہوئے بڑھاپا کیا ہے۔ غالب شمس کے خواجہ بہ بدوان گذشتہ

کان ذات پاک و تہجد و ان سجد است
اکیسوار صاحب دل نے تڑپ کر نام حلقے صلی اللہ علیہ وسلم کی حکمت کا رخنہ اٹھا کر
ہزار بار بشیرم دین ز شتاب و کلاب
ہمنو نام تو گفتی عمال بے ادبی است

تاریخ فیوس کی ستم گردی کا بیان امام اہل سنت اور صاحب بزرگوں نے اُردو ادب میں ایک شہرہ مقدس میں ذخیرہ و محو اہل مکرنا تاریخ ادب میں ان کا نام بھی لکھا ہے۔ قلم ہے اس لیے کہ انہوں نے نعت محبوب کبریا علیہ التحیۃ والثناء کے لیے اپنی علمی و ادبی خدمات وقف کر دی۔ جناب شمس بریلوی رقم راز ہیں،

خواجہ تاریخ ادب میں ان بزرگوں کے نام مندرجہ ہوں لیکن عاشقان رسول کی کثیر میں سرفہرست قیامت تک ضرور رہے گی۔ تاریخ ادب کی یہ جڑ پڑھنے والے وہ ہیں جو کہ ان حضرات کی شاعری و دہے شعر کا طرح و قیہ عزت و شہرہ کمال یا سرفہ فضل و مرتبت نہیں جی بلکہ ان بزرگوں کے ہستیوں کے پاک دلوں میں جب محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا جو جی فراوان شہد کی صدوں کو توڑ ڈالنا ہے، تو اسی کے دل کے راز شعر کا لباس پہنی کر ملوہ کر رہا ہے۔ (دو نعت صحت)

اعلیٰ حضرت اور نعت

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ مرتبی، فارسی اُردو اور ہندی شاعری میں مستدامت پر رونق افزہ ہیں۔ اہل سنت کے نعت گوئی میں مقام ادب کو طرہ دار کسب کیا کہ عام شاعری اور نعت شاعری میں بڑا فرق ہے۔

ایسا مشکل اور بڑا کچ راستہ ہے کہ اگر صرف اعتدال سے بڑھ جائے تو شرک کا احتمال ہوتا ہے اور اگر کچھ پہنچے تو تنقیض رسالت کا موجب ٹھہرتا ہے۔ دونوں باتیں آدمی کو جہنم کی طرف لے جاتی ہیں۔ بہت سے شعراء کرام نعت گوئی میں ملوث کرکھا گئے لیکن فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کا مہربان شریعت پر نگاہ ہے اس لیے کہ فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے بقول خود اذان سے نعت گوئی سے بھیجی ہے۔ فرماتے ہیں۔
قرآن سے میں نے نعت گوئی کی سبک دینی ہے اس کا حکم شریعت طہر کرد
فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حقیقتاً نعت شریف مکمل نہایت مشکل ہے جس کو لوگ نہایت آسانی سمجھتے ہیں۔ اس میں تواضع و عار پر ملنا ہے۔ اگر بڑھتا ہے تو اہمیت تک پہنچتا ہے۔ اگر گرا کر تپا ہے تو تنقیض کرتا ہے۔ البتہ حد مابین ہے کہ اس میں راستہ صاف ہے، جتنا چاہے بڑھ سکتا ہے۔ عرض حمد میں ایک خطاب اسناد حد چھیں اور نعت میں دونوں جانب حد بندی ہے کہ ملفوظات علی حضرت محمد ص حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے نعت گوئی میں حضرت سنان رضی اللہ عنہ کی پیروی کی ہے۔ فرماتے ہیں۔

وامبر کے بارے نعت میں گرامت پر نقش قدم حضرت حسام ہیں ہے
حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے مذکور بالا فرمودات کی روشنی میں یہ بات واضح ہوتی ہے کہ آپ نے شعر میں کسی سے اصلاح نہیں لی اور اس میں آپ کے کوئی استناد نہیں۔ اذیت و تشواعوں کے بہتے ہیں، عاشقوں کے نہیں۔ فاضل بریلوی علیہ الرحمہ نے جو کچھ کیا وہ عشق رسالت، تاب صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے کیا۔

فاضل بریلوی قدس سرہ کے کلام کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ فصاحت و بلاغت، ملاوت و ملاحت، لطافت و نزاکت اور سلاست سب آپ کی بائیاں ہیں اور دستاویز حاضر خدمت ہیں۔ آپ کے کلام کو اگر مکرر زبان بے ساختہ بکلا لڑائی

کتاب سخن کی مشق ہی کم کر رہا ہستم
جس کمت آگئے ہر سیکہ ہنسا رہتے ہیں

حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ کی نعتوں میں جس درجائی، دل کشی و دلچسپی غزل واد کی خوش اسلوبی، جذب و شوق، سوز و گداز، غزل و سرور، استعدادے دل اور تشبیہات اور باصورتی حکیمات کا شاعرانہ اظہار پوری کامیابیوں کے ساتھ موجود ہے۔

حضرت فاضل بریلوی کی نعت میں شوق کے بارے میں حضرت قدت کچھ چھوڑ دیتے۔ ایک نہایت لطیف انداز و واقعہ بیان فرمایا ہے۔

آپ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ لکھنؤ کے انیسویں کے شاعرانہ محفل میں انہیں نے اعلیٰ حضرت قدس سرہ کا قصیدہ ملاحظہ کیا تو غلامی پر شاعرانہ تو سب جھومنے لگے۔ میں نے اعلان کیا کہ اگر وہ ادب کے نقطہ نظر سے اس قصیدہ کی زبان کے متعلق ادب کا فیصلہ کرنا ہوں تو سب نے کہا: اس کی زبان کو کوڑو نہ سہم سے دھلی مونی ہے۔ اسی قسم کا واقعہ اعلیٰ میں بھی پیش آیا تو سرآمد شعرانے جواب دیا کہ ہم نے کچھ نہ بچھیجے۔ آپ کو سمجھ رہے ہیں کہ ہم کچھ نہیں کہیں گے۔

بیشک نعت گو شاعر کے ہنر کا پختہ ہونا اعلیٰ نے فاضل بریلوی کو ہی خارج حقیقت دیکھ کر کیا، آپ کے کلام کی طرف بہت کم توجہ دی گئی ہے۔ حالانکہ ان کا نعتیہ کلام اس پاسے کا ہے کہ انہیں طبقت اولیٰ میں بیرون ہائی چاہیے (امضانی حرم) حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے مقام نبوت کے ادب و احترام کا خدمت سے لحاظ رکھا ہے۔ آپ کے نعتیہ کلام میں کوئی شعرا یا نہیں جتا ہیں میں مقام نبوت، اگر تاہم نظر آئے۔ ایک مرتبہ صوفی شاعر حضرت امیر مینائی نے نعت لکھ کر آپ کی خدمت میں ارسال کی، جس کا مطلع تھا۔

کب ہیں درخت حضرت والا کے سامنے
مجنوں کو کھڑے ہیں خیرہ لیلیٰ کے سامنے

اعلیٰ حضرت نے مطلق سنا اور مضطرب ہو کر فرمائی گئے، مہر و شانی مقام بہت
سے ذوق تھے۔ ہنس کر کہیں اور گنبد آ کر قریب لے گئے شہید وینا عاشقان رسول مقبول
کے شایان شای نہیں۔ آپ نے قلم برداشتہ اصلاح و بانی سے
کب ہیں درخت حضرت والا کے ملتے
قدی کھڑے ہیں عرش معلیٰ کے سامنے
اس طرح ایک اور صاحب نے منایا: "شایان یوسف جو گشتی تھوڑی دیر گشتی"
آپ نے فرمایا: حضرت علی علیہ السلام کی شایان گشتی نے نہیں فرمائی تھوڑی
لائے ہیں اس کو یوں بدلو۔ "شایان یوسف جو گشتی تھوڑی دیر گشتی"

کلام رضا کی فنی و معنوی خوبیاں

حضرت فاضل بریلوی کے مثنوی قنذلی کے بارے میں حضرت اختر الہامی
کے الفاظ سنہری حروف سے مرقوم بہتے کے قابل ہیں۔ ملاحظہ ہو،
"اپنے معاصرین میں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا امتیازی مقام ہے،
اس کی دودھ نہیں ہیں۔ ایک مثنوی رسول اور دوسرا تاجر معلیٰ، اعلیٰ حضرت دکن علیہ
وہ پیچھے شاعر ہیں، جنہوں نے دشمن اشتہام کے ساتھ قنذلی کو نیا روپ دیا۔ آپ نے
اس دس جن کو مجازی محبوب کی وجہ سے اٹھایا، نعمت کا پیکر لباس پہنایا عشق
محبوب کے منتظر میں رہے آراستہ کیا اور حقیقی محبوب کی پکھٹ پر پہنچ کر خدۂ عباد
بنا کر اس کے تحتی مقام پر پہنچا دیا۔ (امام نعمت گریبان ص ۵۵)
رنگب تعزوں کی مثال ملاحظہ ہو۔

نقاب لے دو مہر افروز، بھلاں ریشا رگرمیوں پر
فلک کو بہیت سے تپ پڑی تھی چپکے ان کے تپ سے

آپ کے مشہور سلام رضا کا شعر ہے۔
رحمٰنی کی تسکین سے رخت ہرے منہ سے
اُس جسم کی عادت پر لاکھوں سلام

جدت طبع

شعر و سخن کے امام اہل سنت اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے
ہاں جدت طبع کا اعزاز دیکھتے کہ آگ کو ٹھنڈا کر کیا جا رہا ہے۔
اسے عشق تیرے صفت پہلے سے چمکے تھے
جراگ کچھا وہ گندہ آگ دکھائی ہے
حق کا بغیر و صوبی اور پھول کا بغیر کا پھل کے ذکر کے فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ
باسلوب کمال اپنے شاعرانہ مستند قنذلی کو اس شعر میں بیان فرماتے ہیں۔
وہ کمال حشر حضور ہے کہ کلمات نقص جہاں نہیں
بہی پھول خار سے دودھ ہے پچھلے شمع ہے کہ دھواں نہیں

مضمون آفرینی

حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے اشار میں مضمون آفرینی اور وفائی
خیال کی کمال درجہ کی مثالیں ملتی ہیں۔ ملاحظہ ہو،
وہ دل کے نون شادمان تھے جس میں بل ڈالا
فغان کہ گور شیش بیدار کو پا نماں کیا

روز مرہ کے محاورے

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا کلام شعل سے خالی سلامت اور

تاجدارِ بریلی کا قصیدہ معراجیہ

معراج شریف ایک ایسا عہد ہے جسے تقدیر نے اس کو مقرر کیا ہے۔ جس میں تمام قومیں اور تمام اہل اسلام سے آپ نے وہ بیان کیا ہے کہ ہمیں جو طریقہ چھوڑنا ہے، وہ آپ ہی کا ہے۔
 پر و فیض مرزا نظام الدین لکھتے ہیں، ان کے معراج نامہ میں شاعرانہ لفظوں کے ایسے فنکارانہ طور سے نظر آتے ہیں کہ ذوقِ جمال مجبوراً اس سے متاثر ہوا ہے۔
 سب سے کم کسی کو بھی مقرر ہو، تو وہ خاکِ ان کے ہو کر گریں
 اس شاندار لکھنے والے نے یہ واقعہ سب دلچسپ بنائے تھے
 قصیدہ معراجیہ پر تحقیقی مقالہ نمبر ۱۰

علامہ اقبال اور کلامِ امام

شعر و سخن کے امام امام احمد رضا کے تصنیف کلام سے بڑے بڑے لوگ متاثر ہوئے۔ حکیم الامت حضرت علامہ اقبال کے کلام میں آپ کا رنگ نمایاں نظر آتا ہے۔
 قواعد و اقوال میں عہدِ انشا تشکیل دینے والے نے ایک واقعہ نقل کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں
 خانقاہِ مشائخہ اور کا واقعہ ہے۔ انیسویں صدی میں مسیحی لکھنے کا جلسہ تھا۔ حضرت علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ اس جلسہ کے مدعو تھے۔ جلسہ میں کسی خوش الحان نے مفت نوائے امام احمد رضا خان صاحب کی نغمہ شروع کیا۔ اس کا مصراع تھا، رضائے خدا اور رضا محبتِ رسول اللہ علیہ وسلم، فخر کے بعد علامہ اقبال علیہ الرحمۃ مدحِ حقِ علیہ کے لیے کھڑے ہوئے اور ارجمند فرمایا۔

تمنا تو وہ جس کو کہ دوزخ کی آتش بنائے خدا اور ایسا ہے محبتِ صلی اللہ علیہ وسلم
 تعجب تو یہ ہے کہ فردوسِ اعلیٰ (علامہ اقبال ص ۱۰۰)

کلامِ امام اربابِ انش کی نظر میں

قرن میں ہم اربابِ فکر و دانش کی آرا کلامِ اعلیٰ حضرت کے سلسلہ میں پیش کرتے ہیں۔ جناب ڈاکٹر محمد مسعود صاحب نے قیادتِ اعلیٰ حضرت میں شیخ احمد ابوالخیر علی کا ایک مفقود نقل کیا ہے: ہمارا دو قالب میں گہریوں ہے،
 "مولانا بریلوی جیسے شیخ کے وجود پر میں خدا کا شکر ادا کرتا ہوں، لیکن میں نے علم اور فصاحت میں ان جیسا نہیں دیکھا۔" (رجا ابی اعلیٰ حضرت ص ۱۰۰)
 مرزا داغ دہلوی کو حضرت مولانا حسن رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نے اعلیٰ حضرت کی اعلیٰ منزل کا یہ عہد سنایا۔

وہ سوئے لالہ نہ مار پھرتے ہیں ترے دل سے بہار پھرتے ہیں
 مطلق سخن کر داغِ جھوٹے لگے ہمارا بار پڑھو گئے اور وہ جھوٹے بہت تعریف کی اور کہا
 فرمایا: مولوی ہر کراچیہ اپنے شعر کہتے ہیں، میری داغ ہے جو استادِ آفاق و اہل
 کسی شاعر کو نہ دیکھتے تھے۔ (اعلیٰ حضرت بریلوی۔ مقبول چنانچہ ص ۱۰۰)
 ڈاکٹر سید ہاشم لکھتے ہیں، "حضرت مولانا بریلوی ان اہلِ فہم و فہمیت ہیں جن کی طلبِ اندیشہ نہ صرف کہ اصولوں کا اختلاف کرنا چاہتا ہے، بلکہ انہی کے ساتھ ساتھ
 جناب غلامِ رسولؒ بھی لکھتے ہیں، (اعلیٰ حضرت بریلوی ص ۱۰۰)
 امتیاز کے باوجود لغت کو گمان تک پہنچا، واقعی اعلیٰ حضرت کا کمال ہے۔"
 (۱۸۵۴ء کے مجاہد ص ۱۰۰)

الحاج حکیم مظفر الدین علیہ السلام حضرت امام کے تصنیف کلام پر بحث کرتے ہوئے فرماتے ہیں، "لغت گوئی کی روایت کو جہدِ مسلحہ تک پہنچانے میں ان کا ایک خفا ہے۔ آپ ان کے دعوے و مسلحہ مناجات کی صورت میں شبانہ روش پر کچھ اور معنی آتا ہے، انیس

(۳) لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ
 ہے شک نہ رہے اس تشریف لائے کہ تم میں سے وہ رسول میں پرکھا مشقتوں
 پر اگر اس سے تباہی بھاری نہ نہایت چاہئے والے مسلمانوں پر مکمل ہائی وکرہ الایمان
 جس نے ٹھیکہ کیے میں تم کے وہ ہے
 نور وعت لایحرمہما بایں صلہ صلہ وسلم
 پہلے معرو میں اخبرنی الساعۃ وانشق القمر لآخر ہے اور دوسرے
 معرو میں حدیث پاک کل الخلق رقیب فی حقہ فی وانا من الخلق لآخر
 موجود ہے۔

خلیل دینی سے معنی، ہمیں سے کہی کہیں تہی
 ہے یہ خبری کہ خلق میری کہاں ہے کہاں قیامت ہے

یہ طریقی حدیث شفاعت کی طرف اشارہ ہے۔ حدیث پاک کا ترجمہ اخطابہ
 حضرت عذر بنی عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا، سورج قیامت کے دن تباہی آئے قریب ہوگا کہ اپنے کافروں کے نصیب تک
 پہنچے گا۔ اس کا قرآن میں مال میں لوگ استغفار کریں گے۔ حدیث آدم علیہ السلام سے
 یہ حدیث موسیٰ علیہ السلام سے، یہاں تک کہ حضور علیہ السلام کے زمانہ ۱۱۹
 طیبہ میں اس کے شہدائے چھ ماؤں تھیں منہ
 سیدھی سیدھی کہ یہ شہر شہادت نظر کی ہے

حدیث میں زمانہ میں استغفار و توبہ کی توبہ فی الخلق لہ فلیتوبہ
 فانی استغفر لمن یغفر بھا ارشاد فی توبہ طاب، جس شخص کو تم میں سے یقیناً کہ
 وہ مدینہ پہنچ کر کہتے ہیں اسے ہاں یہ کہ وہاں ہی سے کہ وہاں سے کامیں اس کی شفاعت ہوگا

جس نے طاب میں، لکھا ہے وہ وہو
 جس نے بل میں بارش وہو کی ہے

حدیث شریف میں ہے، حضرت عکب بن جریج نے زمانہ بروز ستر ہزار ہجرت
 آسمان سے اتر کر حضرت ابی عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی قبر پر گرا طواف کرتے ہیں۔ سختی کر
 اپنے بازوؤں سے تربت طاب کو دھاب لیتے ہیں اور قبر کو اپنے بازوؤں سے گرا آپ پر
 وہ در شریف پڑھتے ہوئے آپ کے لیے ترقی نمازات کے طالب رہتے ہیں۔ اس کے بعد
 قریشوں کی جماعت آسمانی پڑھائی جاتی ہے۔ پھر وہ سب ستر ہزار ہجرتوں کی
 جماعت ترقی ہے جس تک شہر ملتی ہے (جو ابراہیم رضی اللہ عنہ کی کنوار سگ) اس
 یہ حرم و ماہ پر سبہ المسلمانی آنا فوراً

بیکس تیرے نام کی ہے استغفار فوراً

حدیث شریف ہے، حضرت عابر بنی امیہ فرماتے ہیں چاندنی رات ہے
 میں کبھی پانچ روایت ہوں اور کبھی چارہ معطلی اصل اللہ علیہ وسلم کو۔ پانچ روایتیں
 میں معنی، ہذا احسن شیء فی حیۃ المؤمن۔ وہ میرے نزدیک پانچ سے
 زیادہ خوبصورت ہیں۔ روشنی شریف حدیث

دور و نزدیک کے سینے والے وہ کان

کان فعل کرامت پہ لاکھوں سال

حدیث مقدسہ ہے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ائی ائی ائی

وَأَسْمِعْ مَا لَا تَسْمَعُونَ، بے شبہ میں، لکھا

اور میں سننا ہوں، تم نہیں سنئے۔ (مشکوٰۃ ص ۱۰)

وہ وہی جس کی ہر بات وحی خدا
چشمہ علم و حکمت پہ لاکھوں سکھ

قرآن مجید میں آتا ہے، وَمَا يَنْطَلِقُ عَنِ الْهَدَىٰ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ
يُوحٰی۔ اور وہ تو کوئی بات نہیں کہتے مگر وہ جو انیس ویں کی بات ہے اور حدیث
میں آتا ہے حضرت امیر مومنین علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
نے ارشاد فرمایا، مَا اَخْبَرْتُكُمْ اَكْثَرَ حَيْثُ عَنِتُّوْا اللّٰهَ فَيُجَوِّدْ لَكُمْ اَلَّذِي لَكُمْ شَاكٌ
فِيْهِ۔ جو خبر بھی میں تمہیں دیتا ہوں وہ بلاشبہ اللہ کی طرف سے ہوتی ہے اور اس میں
کوئی شک و شبہ نہیں ہوتا۔ (بخاری مؤثر جلد ۶ ص ۱۲۲)

اس کی پیروی خاصیت ہے بے حد درود
اس کی دل کش جگہ ہے لاکھوں سلام

حدیث پاک میں ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ قسیرا میں
اٹھنا وہاں ایک شخص حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیشوا تھا۔ اسی وقت
آپ اللہ تعالیٰ کی تعریف اور ثناء فرما رہے تھے۔ آپ کے کلمات نہی کے مضامین کا
پھر ایک دوسرے پیچھے۔ خدا کی قسم! میں بہت سے کامیوں، ملاحوں، شاعروں کا
کلام سن چکا ہوں۔ مِمَّا سَمِعْتُ عِشْرَ خُلُوْلٍ اَمْرٍ مِّنْ اَنْتَ وَكُنْتَ بَلَدًا
فَاَهْوَمْتُ اَنْتَ خَيْرٌ مِّنْ اَنْتَ اَمَّا يَمُوتُ عَلٰی اَنْتَ اَكْبَرُ فَيَا بَعْدَ
فِيْكَ اِنْ كَلِمَاتٍ كَمْ مِثْلٍ مِّنْ نَّهْنِ شَا۔ یہ تو منا ایک بچہ تھا اور وہ اپنے بچپن
میں اپنا نام بتا رہا تھا، میں دیکھ کر اسلام قبول کرتے ہوئے آپ کی بیعت کرنا ہوں
اور وہ مسلمان ہو گیا۔ (بخاری جلد ۱ ص ۱۲۲)

بات جس سماعت اٹھا غنی کردیا
موج بھر سماعت پہ لاکھوں سلام

حدیث نبوی ہے سنت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ! میں
میں آپ سے بہت کچھ سنا ہوں مگر بھول گیا ہوں۔ آپ نے ارشاد فرمایا، اِنِّیْ
اُحِبُّ الْيَسَّارَ۔ میں نے چار دیکھا ہے۔ قَدْ رَفَعْتُ يَدِيْ فَيَدِيْهِ كُنْتُ كَالْ
صَمْتِ الْوَحْشَةِ وَنَا كُنْتُ كَالْخَيْلِ بَعْدَ۔ تو آپ نے آپ سے کہہ دیا کہ
اس میں ڈال دیجئے اور فرمایا، اس کو سمجھنے سے لگالے۔ میں نے ایسا ہی کیا۔ پس اس
کے بعد میں کچھ نہیں بھولا۔ اِنِّیْ اُحِبُّ الْيَسَّارَ۔ اِنِّیْ اُحِبُّ الْيَسَّارَ۔ اور حضرت عیسیٰ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کیا کہنا۔ جو چچہ۔ غائبات کا کوئی گئی نہیں دے سکتا، ہاتھوں
سے نہیں بانٹتی یا سوتلی، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دوست اور سے عطا
فرما رہے ہیں۔

دست احمد صبیح سب ذواللال
آمد اندر بیعت و اندر قبال

سیرت ابن ہشام میں مرقوم ہے، وَحَضَرْتُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ كَثْرَتِ
اَفْرَجِیْ اَبَا جَعْفَرٍ سَمِعَ اَبَا مِسْ بَنَیْہِ وَہُوَ یُحْثِرُ لِمَا دَعَا اَلْحَقَّ وَدَعَا
اَلْبَاطِلَ۔ تو وہ بت اؤندے سزا نہیں پر گرا تے، میں سے سب لوگ تعجب کرتے۔
سیرت ابن ہشام ج ۴ ص ۱۵۵، اس تعجب کو دور کرنے کے لیے امام ابی سعید
اعلیٰ حضرت رزقہ اللہ علیہ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کو اٹھا کر فرمایا اور
قرآن کریم پڑھی، بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُخْبِرُكَ بِمَا اَسْأَلُكَ اَنْ تَقْرَأَ لِيْ بِاَنَّ
نَهْ عَزَّتْ وَاعْلَا لَعَنَهُ کہ ہے عرض حق زبیر اپنے مسند
اس شعر میں پائے اقدس کی غنیمت کا ذکر حدیث حبان کے موطا سے فرمایا کہ عمر
کے شب عرش چھوڑ کر میں اللہ علیہ وسلم تعریف لے گئے اور قدم مبارک کے پاس
میں حضرت نذاع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک وفد کی صورت میں مدینہ منورہ آئے
فَتَقَبَّلَ بَيْنَ سُرَّسُوْلٍ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَلَّمَ۔ جس جگہ۔ (مسند احمد ج ۱ ص ۱۲۲)
تو ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ اور پاؤں چومے۔

تو ہے سنا یہ نور کا سرِ عضو، فکرِ نور کا

ساج کا سایہ دھڑکا ہے نہ سایہ ٹوہ کا

حدیث نبوی ہے حضرت زکریا رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، اِنَّ سَوَّلَ
 اللّٰهُ عَلٰی اللّٰهِ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَعَبِیْکُمْ مُّبٰیۃً طٰلًا فِی الشَّیْءِ وَادَّی
 اَلْمَعْمُوْرَ کَرْمُوْبِیْ کَرْمِیْ عَلٰی اللّٰهِ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَا سَیْءٍ زُرْدُوْصٍ مِّیْنِ نَظَرِیْ اَتَیْہِ نَہ
 جَا نَعْدِیْہِ۔ اَوْ رَقِیْ فِی عَلٰی الرَّاسِہِ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ ۲۴

عنبہ زمیں عبیر ہوا، مشک تر عبا

ادنیٰ اسی چہ شناخت قبری راہ گزردگی ہے

حدیث پاک میں ہے حضرت ہارونؑ عنترہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا مشی فی طریق من طرق المدینۃ وحیداً وامنہ من ائمة الطہیین وقائلاً۔ مترس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ہذا الطريق حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ کی کسی گلی سے گزرتے تو گراں گلی سے خوشبو پاتے اور کہتے کہ اس گلی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گزر رہا ہے۔

قرآنِ مدیث کے آیتیں میں کلامِ اعلیٰ حضرت کو دیکھنے کی ایک معمولی سی کوشش
کرتی ہے۔ جس کا حاصل یہ ہے۔

فی شعری شہر پار اپنی جگہ نعت کہنے کو احمد رضا پابینے

حرف آخر

آغا حسن حقیت اسلئے کہ اس طرف مہذول کرنا ضروری ہے کہ اعلیٰ حضرت

فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ سرزمینِ نبویہ اسلام کا پرچم بلند کرنے والے ایک علمبردار اور
مجدد سپہ سالار رفیعِ خلقی کو کہا جانا چاہئے کہ وہ ایک نامور فقیہ، عالم، جہل کے ایک
دشمنہ، آقا حبیب جس کی تابانیوں کے سامنے تمام مخالفین کے علم نامہ ٹپکتا ہوا
عالی شانِ اعلیٰ مسند سے مرتضیٰ، عظیم الشان بدرِ اعظم رسولِ مکی صلی اللہ علیہ وسلم
کی اذلال و دولت کے پاس بان اور برہنہ کی مسلم اکثریت کے مسلہ پیش آئے ہیں اس علمبر
قدو قامت والِ اخفیت کو حسبِ کی بجائی اناکار دیکھنے اور سمجھنے کی ضرورت ہے اور
اس علمبر ہمنامہ کے جانے ہوئے راستے پر عمل پیرا ہونے میں ہی کامیابی کا لازمہ ہے۔
فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف کا مطالعہ حیاتِ ظاہری کی کوئٹہ
برہی کے مطابق دعوئے کے لیے ضروری ہے اور اس لیے کسی کے مطالعہ سے
تصور کے دونوں رخ و افق جو باتیں ہیں اور یہ پتا ہے کہ اعلیٰ سند کا فاضل بریلوی
رحمۃ اللہ علیہ کسی بدعت کے موجد و مؤید نہیں، بلکہ ہر صنف میں آپ کا دمج و موجد
فیہ ظہری رسومات کے خاتمہ کے لیے رب کائنات بل شائد کا ایک احسانِ عظیم ہے۔
اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ ہمیں تعلیماتِ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا صلی
بریلوی رحمۃ اللہ علیہ پر عمل کرنے اور آپ کے مشق کو جاری و ساری رکھنے کی توفیق
یقیناً عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین کہاد و حبیب اکبر علیہ السلام و آتھم

محتاج دُعا

حافظ محمد عرفان روق سعیدی

مات سهره

عرض مرتب

حقیقت بہ حال حقیقت ہے ہزار ہا پردوں کے نیچے بھی نہیں جھنکی۔
حقیقت خود کو سنا لیتی ہے، مانی نہیں جاتی۔ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ
کے علمی کارنامے تہذیب و احیائے دین اور فروغ عشق رسالت ایک حقیقت ہے،
جسے تاریخ فراموشی نے کفن و عنا کے دیز پردوں کے نیچے چھپانے کی بہت کوشش
کی مگر جوں جوں جہالت کی تاریکیاں غشی گئیں، علم و ہمت کا یہ آفتاب مسلمان
بڑتا گیا۔

آج کوئی نہیں اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے علمی کارناموں پر تحقیق ہو رہی ہے،
اور ارباب سیر علم و دانش پر یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ
نے اپنی زندگی کے بیشتر حصے میں بے مثال کام کیا ہے، جس سے استفادہ کرنا
مستلزامی مادہ حق کے لیے ضروری ہے۔

مجھے اپنی بے بضاعتی اور کم علمی کا پورا پورا احساس ہے، مگر فاضل بریلوی
کی ذات گرامی سے بے پناہ محبت و عقیدت کے جذبے نے قلم اٹھانے کی ہمت
دی اور اس جذبہ کے تحت یہ حقیر سی کوشش کی گئی ہے۔

سب دربار عالمیہ سعیدہ لائقہ

حافظ محمد عرفان راقی صاحبی

دعوتِ عمل

- 1۔ خواہش و حاجات کی ادائیگی کو ہر کام پر اولیت دینے کی یہی طرح محرم و حرمہ کا اس دورِ دعا ہے۔
- 2۔ قرینہ نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ تمام تر کوشش سے ادا کیجئے کہ کوئی دینا سنت اور مجاہدہ اور کمالِ ادائیگی کے بار پر نہیں ہے۔
- 3۔ محض اخلاقی، جنس، معاشرہ اور وعدہ وفا کی کوڑیاں شمار ہنسیے
- 4۔ قرض ہر ضرورت میں ادا کیجئے کہ شہید کے تمام گناہ معاف کر دیتے ہوتے ہیں لیکن قرضِ ضمانت نہیں کیا جاتا ہے۔
- 5۔ قرآن پاک کی تلاوت کیجئے اور اس کے مطالب کیجئے کہ یہ کلام پاک بہترین ترجمہ گزیراں اور امام احمد رضا بریلوی پڑھ کر بیان آراء کیجئے
- 6۔ دینِ حنین کی صبح شناسائی کے لیے اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی اور دیگر علماء اہل سنت کی تصانیف کا مطالعہ کیجئے۔ جو حضرت خرد نہ پڑھ سکیں وہ اپنے پڑھنے کے بعد اپنی سے وفات کریں کہ وہ پڑھ کر سنائے۔
- 7۔ فاتحہ، مؤسس، میاں و شریف اور گیارہویں شریف کی تقریبات میں گھانے، شیرینی اور پھولوں کے حدودہ علماء اہل سنت کی تصانیف بھی تقسیم کیجئے۔
- 8۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عظام و فراہیں جاننے، ان پر عمل کرے اور دوسروں تک پہنچانے کے لیے رضا اکیڈمی کی کورسز میں شمولیت اختیار کیجئے۔
- 9۔ ہر شہر میں ملتی ہوئی کفر و فساد، کلمہ گارے کے لیے کتبِ غارتہ قائم کیجئے یہ تبلیغِ اعلیٰ ہے اور بہترین تہذیب
- 10۔ ہر شہر اور ہر محلہ میں بائبر بریلوی قائم کیجئے اور اس میں علماء اہل سنت کا لائیکچر وغیرہ کیجئے کہ تہذیب دین کا اہم ترین ذریعہ ہے۔
- 11۔ انجمن علماء اسلام کی ہر ممکن امداد اور ہر دستی کیجئے۔
- 12۔ رضا اکیڈمی جیڑو قادیان کی رکنیت قبول کیجئے۔ رکنیت قائم آئی ایم کے دفتر سے طلب کیجئے

رضا اکیڈمی (جیڑو)، لاہور پاکستان